وما ارسلنٰک الا رحمة للعٰلمین

بعون خلاق سخن آفرین درین زمان بسعادت قرین نسخه نعت پر فضائل الموسوم به

دیوان سائل

۱۳۰۶

باهتمام نیک انجام مصنف کتاب پر ثواب خاکسار عبداللطیف سائل طبع گردید

اللهم صل علی محمد وآله واصحابه وسلم

در مطبع هاشمی

دیباچہ　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　دیوان سایل

فروغِ مطلعِ خورشیدِ حمد اوس فردِ یگانہ کو سزاوار ہی۔ کہ جسکے مقطعِ امرِ کن سے
موزونیِ کونین کا اظہار ہے۔ تعالیٰ شانہٗ رباعیِ ربعِ مسکون مین اوسیکا نور ہے۔ اللہ اکبر
ہر بیت دل مین اوسیکے جلوے کا ظہور۔ ہر فرد مومن کو اوقات خمسہ مین اوسیکی یاد۔
ہر گویائی تمہید تحمید کو نطق زبان سے اتحاد۔ پھر اوسیکے آفتاب فضل نے جلوۂ موزون
چمکایا کہ ہر سخنور کی طبع نے نور فن شعر اپنے دل مین پایا۔ کسیکو مجازاً اشعار مجازی کا
شوق دیا۔ کسیکو حقیقتاً نعت حقیقت محمدی کا ذوق۔ مگر وہ بیکار ہے یہہ کار آمد۔
وہ مجاز ہے یہہ نعت احمدؐ۔ وہ شہرت دنیا کا وسیلہ یہہ مغفرت عقبیٰ کا وثیقہ۔ و
پسند بنی آدم یہہ مقبول خلاق عالم۔ وہان عجب و افتخار کا انصرام یہان ادب و
انکسار کا انتظام۔ قربان اوسکی خدائی کے کہ عموماً دونو سے فراز کیا خصوصاً نعت　نعت
حبیب پاک سے زیادہ ممتاز۔ وہ محبوب کہ جسکے باعث آدم علیہ السلام کو خلعت
وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ سے ملبوس کیا۔ موسیٰ کو جبل طور پر فاخلع نعلیك
کا حکم اور اسکا بساط نور پر عرش کو پابوس سے کبھی اوسکے نور ذات کو مسجود
ملکوت کیا۔ کبھی اوسکے ظہور صفات سے روشن عالم ناسوت۔ وہ کون یکہ تاز عرصۂ
دَنٰی فَتَدَلّٰی شہسوار میدان قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی محلی حلیۂ وَاِنَّكَ لَعَلٰی
خُلُقٍ عَظِیْمٍ تاجدار وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ واجب التکریم موجب ولا سلف عشق
عطا خلف سید المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وسلم

الٰہی

الہی میری زبان پر یہہ کسکا نام آیا۔ کہ میرے نطق نے بوسے میری زبان کے لئے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اما بعد حمد و نعت خادم مداحان
رسول کریم خوشہ چین شعرای جدید و قدیم بندہ نحیف و ضعیف یمن **عبد اللطیف** المتخلص
سائل عرض رسا ہوتا ہے یوں محو مدعا ہے کہ مدت تک شوق سخن سنجی مجاز رہا اور ردیف و نشست
قافیہ پیمائی کا امتیاز۔ ناگاہ دل گداز یہی طبیعت مین آیا۔ کہ اس گلشن ہستی مین حصول
گل مقصد سے غافل رہنا جہل ہے۔ اور بہار عزت و شہرت دنیا سہل۔ اسباب کو القائے ربانی جانا
اور تائید افضال یزدانی۔ فوراً عنان سمند طبع میدان مجاز سے معطوف کیا اور طبیعت نعت حبیب
خدا سے مالوف رہی۔ الحمد للہ کہ مضامین مدحت رسول دافع غم ہوے۔ اور چند قصائد بعدد لفظ احمد
ردیف وار رقم ہوئے۔ خوشا طالع خوشا قسمت زہے بخت۔ کہ اس خوش آغاز کا نیک انجام ہوا
اور جوش عشق رسول کا کام۔ چہنے لگی و لو نے نکلے کچہہ ارمان۔ جو حوصلے نکلے بس اتمام نظر ثانی کیلئے
حضرت استاد و مخدومی و مکرمی شمسہ طاق ایوان شاعری جلوہ مہر سپہر سخنوری محاورہ دان سخن
شناس دقیقہ رس روشن قیاس جناب سید فقیر محمد صاحب متخلص فدا بخاری الحسینی نسباً حسینی القادری
طریقتاً قدوسی العباسی مشرباً۔ لَازَالَ شُمُوْسُ اِفَاضَتِهِمْ مُسْتَنِیْرًا کی خدمت مین پیش کیا
اور عرض حال بے علمی خویش۔ حضرت ممدوحہ الصدر مدظلہ العالی نے جو شعر سست پایا چست
کیا۔ اور نادرست کو درست۔ التماس عنادل نو سنجان گلستان سخن سے التجا ہے کہ یہہ دیوان رنگین
نعت ممدوح بہ رسول خدا سے بخیال ثنا جید بہ عفو و عیب پوشی کو کام فرماین۔ نکتہ چینی سے ہاتھ اٹھاین۔ کیونکہ بے عیب ذات
خدا ہے۔ ہر فرد بشر مرکب نسیان و خطا۔ **بقول** کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود فقط

شمار اشعار	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تعداد قصاید

وصف جب مجھسے گل روی نبی کا ہوگیا
مصرع مطلع سر دیوان پہ طرا ہوگیا

حلقہ زنجیر کا ہر اک کو دہوکا ہوگیا
جب پئے تعظیم اوس در پر مین دہرا ہوگیا

جوہر تیغ زبان کا غل جو برپا ہوگیا
سر قلم ہونیکا ہر دشمن کو دہڑکا ہوگیا

کیون میری امداد کو شبیر خدا آتی نہین
یا رسول اللہ کیا اعدا کا چیتا ہوگیا

خاکساری کام آ گئی میری چشم خلق کو
زائرونکی پاؤن سی دل پس کے سرما ہوگیا

قافلے والی گئے آگے بھی مجھکو چھوڑ کر
تیغ حسرت سے یہان خون تمنا ہوگیا

اور بھی عشاق ہین مجھکو تو سارا غم نہ دے
ای فراق احمد مرسل مین آدہا ہوگیا

عاصیونپر جب ہوا لطف شفاعت آپکا
شرمگین قہر خداوند تعالا ہوگیا

نخلجہ گلہائے یثرب کا سنگہا دای صبا
دیکھکر روی نبی عالم غشی کا ہوگیا

گریۂ فرقت مین جب رومال رکھا آنکھ پر | طفلِ اشکِ چشم کو حاصل شلوکا ہو گیا

٢ اب کلامِ عنبر ای سائل بانہ آری گیا
نعت گوئی کا جو اپنا روز مرا ہو گیا ١٣

امت کا اگر لطفِ نبی یار نہوتا | عاصی کوئی بخشش کے سزاوار نہوتا
گر تجھکو شفاعت سے سروکار نہوتا | مغفور کبھی خیلِ گنہگار نہوتا
حضرت کا اگر لطف مددگار نہوتا | مین فضلِ الٰہی کے سزاوار نہوتا
کیونکر نہوا ہند سے لیجاتی مدینے | ای ہجرِ نبی جسم اگر زار نہوتا
دیتے نہ دکھائی مجھے انوارِ الٰہی | حاصل جو مجھے انکا دیدار نہوتا
موسیٰ کو اگر جلوۂ حضرت نظر آتا | تا حشر غشی سے کبھی ہشیار نہوتا
آگاہ حقیقت سے تیرے ہوتے نہ یارب | احمدؐ جو کبھی کاشفِ اسرار نہوتا
ای قافلے والو یہ سبک خوئی عبث تھی | مین خاطرِ عاطر پہ گران بار نہوتا
ای آئنۂ مہر نہ کھلتی تیری قلعی | بے پردہ جو روئے شہ ابرار نہوتا
اعمال وہ بد ہین کہ نتھی صورتِ بخشش | میرا جو شفیع احمدؐ مختار نہوتا
واعظ جو تجھے حسنِ محمد نظر آتا | اللہ سے حورونکا طلبگار نہوتا
دفتر مرے اعمال کا پاتا نہ سفیدی | حاضر تیرے در پر جو سیہ کار نہوتا

بجلی تیری فرقت کی جو سائل یہ نہ گرتی
وہ مضطرب ایسا کبھی ہر بار نہوتا

آستان شہ والا پہ دہرے سر اپنا
جب شفاعت پہ کھڑا ہوگا پیمبر اپنا
ہم یہہ سمجھینگے ہوا خاتمہ بہتر اپنا
ہوگیا تابع فرمان رسول عربی
جرم مٹجائینگے سب حرف غلط کیصورت
دور والونکے تڑپ جانین میں ہین لاشے
عشق حضرت میں پڑے ہمپہ کچھہ ایسی افتاد
روکنے سے رہ تیرے رکیگا کیونکر

سائل ایسا کہین ہوجاے مقدر اپنا
منہہ تکیگا کرم داور محشر اپنا
دم نکلجائیگا حضرت کے جو در پر اپنا
جسم اپنا جگر اپنا دل مضطر اپنا
جائیگا سامنے حضرت کے جو دفتر اپنا
میری مدفن کو جو دین قرب پیمبر اپنا
خاک یثرب سے نہ اٹھے تن لاغر اپنا
دل پہ قابو ہے نہ قابو ہے جگر پر اپنا

۴

اپنے آنکھونکی پہ پائیگی تمنا سائل
روبرو روضۂ حضرت کے جو ہو گھر اپنا

۹

گھر کانپ کانپ اوٹھا شہ نصفت مآب کا
پہنچا در رسول تک آہ رسا کے ساتھ
شاہان مصر و شام پہ اک رعب چہا گیا
ایسا گرمیان دیکہا مجھے سوز ہجر غم
اللہ رے شرف کہ ہوا دیسے جبرئیل
اوچہا پڑا نہ وار کوئی جنگ بدر مین
جرات نے ہاتھ چوم لئے جب چلائی تیغ

جب غل ہوا تولد صولت مآب کا
دیکھو تو حوصلہ دل حسرت مآب کا
اللہ رے زور لشکر شوکت مآب کا
سایہ ہے سر پہ دامن شفقت مآب کا
دربان آستان فضیلت مآب کا
ق
قبضے مین زور تہا ید قدرت مآب کا
واصف تہا ہر جری مرے صولت مآب کا

نعلین پا کو عرش بریں چومنے لگا		رتبہ بلند دیکھئے رفعت مآب کا
۵	سائل کو حشر میں نہ کر اللہ شرمگین صدقہ جناب فاطمہؓ عصمت مآب کا	۱۱
وصف جب لکھا محمدؐ کے گل رخسار کا		رنگ ہر مصرع نے لایا پھول کے گلزار کا
قدسیوں میں ذکر ہے رنگینیٔ اشعار کا		ہر فرشتہ بن گیا بلبل میرے گلزار کا
حلقۂ زنجیر باب مغفرت ہے اونکے ہاتھ		ایکدن کھلجائیگا در بخشش غفار کا
گرم ہے خورشید فرقت میں طپاں ہوتے ہیں ہم		سائباں ہوجا کبھی سایہ تیری دیوار کا
قبر میں بھی ہم پڑھائینگے فرشتوں سے درود		نام لے لے کر جناب احمدؐ مختار کا
کیوں نہ مستغنی حریم پاک کا ہو ہر گدا		سایۂ بال ہما سایہ ہے اوس دیوار کا
تشنہ کاموں کی اک جوی رواں ہے سلسبیل		حوض کوثر ایک چشمہ ہے شہ ابرار کا
نار معشوقانہ یا حضرت سوا ہوگا مجھے		لے گرا آغوش میں سایہ تیری دیوار کا
مستحق عاصی شفاعت کے ہیں یا تم زاہدو		حشر میں ہوگا وہ شافع معصیت کردار کا
صورت اطفال ہم شاداں انکے گھر ہونگے ان		ہے کنار لطف مادر سایہ اوس دیوار کا
۶	شوق سائل کس کی آمد کا ہے امشب دیکھنا خواب استقبال میں ہے دیدۂ بیدار کا	۱۱
دل میرا جب تا گیسوئے سرور ہوگیا		پھر مجھے سودائے صحرائی ہمیشہ ہوگیا
خاتمہ اپنا میں جانونگا کہ بہتر ہوگیا		دم فنا گر بیچ در پہ تیرے پہونچکر ہوگیا

دور ہون گلزارِ یثرب سے بہ رنگِ عندلیب
انقلابِ دہر سے اولٹا مقدر ہوگیا
بخشوا لینا شفیعِ حشر کا یاد آگیا
عاصیو معدوم خوفِ روزِ محشر ہوگیا
شعلہ زن جب آتشِ عشقِ محمدؐ ہو گئی
سینۂ سوزان مین دل مانندِ اخگر ہوگیا
قافلہ کے ساتہہ کردونگا مین پہلو پہیر کر
اب دلِ مضطر مرے قابو سے باہر ہوگیا
یادِ دندانِ محمدؐ مین جو آنسو گر پڑے
موتیونکا ڈہیر پیشِ دیدۂ تر ہوگیا
پہر شمیمِ گلشنِ یثرب اوڑا لائی صبا
پہر مشامِ روح و جان اپنا معطر ہوگیا
اوڑ گیا یثرب کے جانب لیکے مضمونِ فراق
ہمدمو میرا دلِ مضطر کبوتر ہوگیا
جب لب و دندانِ حضرت کے مقابل آگئے
آبرو گوہر نے کہوئی لعل پتہر ہوگیا

مرتے دم نکلا زبان سے المدد یا مصطفیٰ
خاتمہ اس سائلِ عاصی کا بہتر ہوگیا

دیکھکر غنچے کو حضرت کا دہن یاد آگیا
کوچۂ یثرب دمِ سیرِ چمن یاد آگیا
پہر فراموشی پہ عازم ہوگیا وصلِ نبیؐ
ظلم جو کیا پہر مجہے چرخِ کہن یاد آگیا
جب لبِ واعظ پہ آیا ذکر خوفِ حشر کا
مجہکو لطفِ شافعِ روزِ محن یاد آگیا
وصف یثرب مین نہو کیون بلبلِ دل نغمہ سنج
اندنون مرغِ خوش الحان کو چمن یاد آگیا
مژدہ ای دل شوقِ یثرب کے جہکا گا کتنون
اپنے یوسف کا مجہے چاہِ ذقن یاد آگیا
نفس نے دہرِ مسدس مین بہولایا تہا مجہے
وقتِ مشکل وردِ نامِ پنجتن یاد آگیا

یادِ چشمِ مصطفیٰ مین نرگستان دیکھکر

٨ — سائل وحشی کو یثرب کا ہرن یاد آگیا — ١١

دیکھکر وقتِ سحر روئے پیمبر آفتاب — گر رہا ہے گوہرِ اختر نچھاور آفتاب
ہو گیا قربان رخِ شمس الضحیٰ پر آفتاب — آگیا برجِ شرف مین کھاکے چکر آفتاب
ہے عیان اعجازِ اشکِ گریۂ ہجرِ نبیؐ — کیا سکھائیگا ہمارا دامنِ تر آفتاب
مائلِ بخشش اگر ہو آپکا دستِ سخا — ہو ابھی دینار سونیکا سمٹکر آفتاب
دیکھکر نورِ ضریحِ رحمۃ للعالمین — چادرِ ابر ہی سے نکلا منہ چھپاکر آفتاب
سرد مہری سے نہ کی حضرت جواد نے اوسپر نظر — کانپ اوٹھا مرتعش کی طرح تھر تھر آفتاب
ہے اسی منظورِ تعظیمِ ضریحِ مصطفیٰؐ — کیون نکل آئے نہ مشرق سے کھلے سر آفتاب
مر گیا جب مین رخِ شمس الضحیٰ کے عشق مین — شامیانہ بنگیا میری لحد پر آفتاب
کام آجائے کلس کے ای ضریحِ مصطفیٰ — بنگیا ہے اسلئے سونیکا پتر آفتاب
معجزہ ایمائے رجعت کا اگر دکھلائین آپؐ — بعدِ مغرب بھی نکل آئے فلک پر آفتاب

٩ — ہونگے سائل ہم بھی زیرِ ظلِ دامانِ نبیؐ
ہو گا سرگرمِ طپش جب روزِ محشر آفتاب — ١١

مین عاشقون مین ہونگا خدا سرفراز کب — اوس آستان پہ ہوگی جبینِ نیاز کب
آئی نہ یادِ کوچۂ شاہِ حجاز کب — گلزارِ دل سے دور ہوا اہتزاز کب
خاکِ آستانِ پاک کی لینی ہے کیواسطے — کوتاہ ہو گیا میرا دستِ دراز کب
الحاد کا ظہور احد احمدؐ مین کیون نہو — رہتا ہے ہیچو دیمین مجھے امتیاز کب

محوِ جمالِ حق شبِ معراج ہو گئے
حضرت کو تھا خیالِ نشیب و فراز کب

جسپر کھلی حقیقتِ عشقِ حبیبِ حق
اوسکو پسند آئیگا عشقِ مجاز کب

اس بحرِ معصیت سے کنارا امید کا
پائیگا یا رسول ہمارا جہاز کب

احباب طرح کیسے ہی دین لیکن اہلِ طبع
نظمِ ثنائی پاک سی آتے ہین باز کب

ہر اک طلب مین بخشش امت ہوئی عطا
اللہ نے اوٹھایا نہ حضرت کا ناز کب

وہ نامِ پاک سنتے ہی صلِ علی کہا
پنہان رہا تعشقِ حضرت کا راز کب

١٠

کہتا ہے روز شوق مدینہ یہی سب مجھے
سائل چلو گے جانبِ ملک حجاز کب

٩

ہی علو مرتبہ احمد مختار بہت
ہون تو مخلوق مین پیدا ہوئے سردار بہت

منہہ دکھانیکے نہ قابل رہا ای شافعِ حشر
ہی خجل اپنے گناہون سی گنہگار بہت

اپنا دیدار دکھاو کہ قرار آجائی
دل ہی پہلو مین طپان سید ابرار بہت

حال کیا اُنکا اے حضرت موسی ہوتا
دیکھتے روئی محمد کی جو انوار بہت

کچھہ تو فرمائی حضرت یہی تدبیر شفا
آپکے معجزہ لب کے ہین بیمار بہت

غمِ شبیر کا شاہد ہی میرا ہر آنسو
مین ہون تھوڑا یہ میرا دل ہی عزادار بہت

ق

پھر حضرت سے کہینگے سرِ محشر عاصی
آرزو آپ سی رکھتے ہین گنہگار بہت

المدد صدقۂ حسنین و بتول ای شافع
جمع ہین آج شفاعت کی طلبگار بہت

ای غمِ ہجرِ نبی رنج یہہ تھوڑا نہوا

۱۱ ہوگئے ہین دل سائل پہ جو آثار سبب ۱۰

پھر ترے در پر یہی فریاد لایا الغیاث — یا نبی پھر تیری فرقت نے ستایا الغیاث
چونک اٹھا گرمی ہجر رخ احمد سے مین — آفتاب صبح نے مجھکو جگایا الغیاث
زندگی فرقت مین تیری یا نبی آسیب ہے — کاٹے کھاتا ہے مجھے اپنا ہی سایا الغیاث
خواب مین وہ چاند صورت نہ دیکھی تھی دریغ — داغ حسرت کو نہ سینے سے مٹایا الغیاث
لیچلے مین نفس او شیطان جہنم کیطرف — تیرے در پر لیکے مین فریاد آیا الغیاث
آپ ہین فریادرس کیجئے مدد یا مصطفے — ہوگیا ہے اندنون اپنا پرایا الغیاث

۱۲ آمد حضرت کا مژدہ چشم پھر دیتی تھی رات
طالع خفتہ نے پھر سا کل سولایا الغیاث ۱۱

بے چینیون نے کھودیا صبر و قرار آج — بیکل ہون کل سے مجھکو وہ دکھلا مزار آج
دیدار مصطفے ہے جو موقوف حشر پر — ہوجائے اے خدا کہین یہ روز شمار آج
کرتے ہین کل کا وعدہ عبث قافلے کے لوگ — ہے عازم مدینہ دل بیقرار آج
باد بہار آئی مدینے سے وقت صبح — پھولون سمائی کیا چمن روزگار آج
کل تک نہ ایسا ہجر نبی مین تھا مضطر — ہاتھون اوچھل رہا ہے دل بیقرار آج
صبح ولادت شہ دین ہوگئی نمود — ہوگا نزول رحمت پروردگار آج
شاید مدینے کل کوئی جائیگا قافلہ — ہے مضطرب جو میرا دل بیقرار آج
مشتاق ہون نہ وعدہ فردا نہ کیجئے — دکھلائیے جمال شہ نامدار آج

زایر بنو نگا شام تک ای صبح آرزو
دکھلائیگا گشش جو نبیؐ کا مزار آج

کل روزِ حشر وعدۂ فردا کھائیگا
خندان ہے اسلئیے دلِ امیدوار آج

۱۳	کل سے تھا شورِ آمدِ محبوبِ کبریا سائل ہے آنکھ اسلئیے پر انتظار آج	۹

ردیف ح

لیتی ہے تیرا ای شہِ معراج نام روح
عرشِ تن گدا یہ ہی عالی مقام روح

بسکہ درود کی جو صدائین بلند ہین
نکلا تیری زبان سے یہ کسکا نام روح

مصروفِ طوفِ روضۂ احمدؐ ہے بعد مرگ
شکرِ خدا کہ جسم کا دیتی ہے کام روح

در پر نبیؐ کے آج نکلتی ہے جسم سے
کرتی ہے عاشقانِ محمدؐ مین نام روح

کیا آمدِ حبیبِ خدا ہے امیر دلین ہے
تعظیم کو جو کرتی ہے یون انتظام روح

بعد فنا نہ جائیگی باغِ بہشت مین
کوئے نبیؐ مین اپنی رہیگی مدام روح

بےکیفیت نہین تنِ خاکی مین مست ہے
کیا پی چکی ہے عشقِ محمدؐ کا جام روح

کیا ہو گئی ہے رویتِ حضرتؐ سے نصیب
رہتی ہے جو بدن مین میرے شادکام روح

۱۴	سائل کی التجا ہے جنابِ اله سے نکلے بدن سے لیکے محمدؐ کا نام روح	۱۰

ردیف خ

جب سویدائی شبِ فرقت رکھی دامن فراخ
ہونہ پھر کیونکر رواے نالہ و شیون فراخ

جسقدر پائی ترقی عشق و الفت آپکی
تنگیان ہو جائین لگی ای جناب من فراخ

گنجِ داغِ عشقِ حضرتؐ دو یارب مجھے
ہو میرا اس تنگ سینے مین کوئی مخزن فراخ

جستجو ہی دشتِ یثرب و حبشت دل کو ہے
ہاتھ آجای کوئی میدان میں مردِ فراخ

جسکے سائے میں ازل سے تا ابد دو نو جہان
اسقدر رہے مصطفی کے لطف کا دامن فراخ

ہجر میں یاد آگئی جب دشتِ یثرب کی ضیا
تنگ دنیا آیا نظر میں ہند کا گلشن فراخ

١٠

رہتے میں سائل مضامین جسکے سایے میں مدام
ہو فنا ہی مدحتِ احمد کا وہ دامن فراخ

١١

ہوا دل فدائی خصالِ محمد
ہوئین آنکھین محو جمالِ محمد

ق

سوال و جواب اور نکرین مجھ سے
تمھین کیا نہین کچھ خیالِ محمد

نہین جانتے ہو مجھے کون ہو مین
غلامِ غلامانِ آلِ محمد

تصدق کرون اپنی بیداریونکو
جو ہو خواب مین بھی خیالِ محمد

کبھی تو بر آئے میری یارب امید
کبھی تو مین دیکھون جمالِ محمد

ق

نہ ثانی خدا کا نہ سایہ نبی کا
خدا سے ہی ملتا کمالِ محمد

عدیم المثل جب ہو ذاتِ الٰہی
تو پیدا کرے کیون مثالِ محمد

یہہ جلوہ یہہ صورت یہہ نقشہ تو دیکھو
خدا خود ہے محوِ جمالِ محمد

میرا منہہ کہان ای فراق ہمیشہ
طلب مین کرون کیا وصالِ محمد

میرا تن ہو اور کوچۂ احمد الٰہی
میری آنکھ ہو اور جمالِ محمد

الٰہی یہہ مقبول ہو نظمِ سائل
بحقِ صحابان و آلِ محمد

شاہونسی بھی بڑہ جائینگے زوارِ محمدؐ — ہی ظلِّ ہما سایۂ دیوارِ محمدؐ

اللہ ہوا آپ خریدارِ محمدؐ — اسطرح بڑھی گرمیِ بازارِ محمدؐ

وان طالبِ دیدارِ خدا خود ہوئے موسیٰ — یان حقکو ہوئی خواہشِ دیدارِ محمدؐ

ہر دلمین محبت ہی تو ہر سر مین ہے سودا — ہر بندۂ خالق ہی پرستارِ محمدؐ

لگتی ہین درِ خلد سے حورین سوئے مرقد — پہنچی ہی کہان حسرتِ دیدارِ محمدؐ

امید غلامی کی ہی شاہان جہانکو — کیا ہو صفتِ رفعتِ دربارِ محمدؐ

کیون خفتۂ عصیان جہان بیخبری سے — تھا محوِ خدا دیدۂ بیدارِ محمدؐ

مصرع ہی یہی مردمِ دیدہ کی زبان پر — ای روح نکلنا پسِ دیدارِ محمدؐ

کونین مین پھیلی ہی ضیا ہی رخِ روشن — ای صلِّ علیٰ جلوۂ انوارِ محمدؐ

تابوت کی خواہش ہی نہ بالین سے غرض ہی — ہو لاش ہماری پسِ دیوارِ محمدؐ

ممنون کبھی حضرتِ عیسیٰ کی نہونگے — احسان سے بری رہتی ہین بیمارِ محمدؐ

ہی حکمِ نبیؐ حکمِ خداوندِ دو عالم — اللہ کی سرکار ہی سرکارِ محمدؐ

اس رتبے کو پہنچا ہی کوئی بندۂ عیسیٰ — مردونکی جلاتی ہین پرستارِ محمدؐ

ہی دیدۂ احوال کو نہ یکتائی کی تمیز — اللہ کا دیدار ہے دیدارِ محمدؐ

۱۷	یارب ہی یہہ عرضِ دلِ دیوانۂ سائل یہہ سر ہو میرا اور درودیوارِ محمدؐ	۹

وصفِ لبِ نبیؐ سے ہی اپنا دہن لذیذ — ہان بلکہ ہوگیا دہن ہوئی تن لذیذ

کیون پر مذاق ہونہ کلام محمدی
نکلا زبان پاک سی ہر ہر سخن لذیذ

باہم شربت وصال محمد کرینگے نوش
زاہد کو ہوگی خلد مین حور کی بہی لذیذ

صحبت بہی خوشگوار ہی میلاد کا ہی ذکر
ہر بات ہے نبات تو ہر اک سخن لذیذ

ساقی کہان ہے بادۂ عشق رسول سے
کوثر کا جام اور شراب کہن لذیذ

ایسے مذاق عشق لب مصطفیٰ مین ہین
منہ سی نکل رہا ہی میرے ہر سخن لذیذ

کیا با مزا ہی نام رسول کریم کا
ہوتا ہی جسکے لینے سی اپنا دہن لذیذ

کرتا ہون نعت مین جو شکر ریزیان مدام
میرا سخن ہی مثل خدائی زمن لذیذ

۱۸ | سائل یہ جہوٹھا کہاتا ہون میٹھے کی چاٹ مین
ہے شوق وصل مین مجھے رنج و محن لذیذ | ۱۱

دیکھلین گر نور حق روئ شہ لولاک پر
مرات حیرت نہین شمس و قمر افلاک پر

پہر ترقی پر رہی اللہ دل کا اضطراب
پہر مدینے جاکے لوٹون انکی در کی خاک پر

لکھ رہا ہون فرق محبوب الہی کی ثنا
کوکب بخت رسا ہی اندنون افلاک پر

گر میان دکھلاے عشق سوز احمدؐ اور بہی
اور بہی اک داغ ہو میرے دل غمناک پر

کیون نہو مصروف گلگشت گلستان رسول
گر کری حاصل ہی پروانہ مشت خاک پر

دیکھلے گر خاک تربت کی علو یہ واریان
صورت داماں بہی جبرئیل کی ہون چاک پر

وصل محبوب خدا کیونکر نہو مجھکو نصیب
مدتون سے دل فدا ہی سید لولاک پر

دیکھکر روضے کو میری جان نکلے یار سون
اور غبار خاک اوڑہی میرا ونان کی خاک پر

کر دیا ہے وجہ فرقت نے مجھے آفت نصیب وہ بہاروں پر ہے اے رضوان دینے کی زمین		اک نگاہ لطف ہو بندہ اس غمناک پر ہے گمان گل تجھے جسکے خس و خاشاک پر
۱۹	رہگیا لاشہ تڑپکر آستان کے سامنے جان سائل ہو گئی قربان رسول پاک پر	۱۱
حسن رخ اپنا مجھے یارب دکھا اے دستگیر لٹ رہا ہے گنج عرفان خالق الاماں ہے حسن حوران جنان پر کیا میرا دل آئیگا قبر میں کیونکر نہ وا آنکھیں رہینگی بعد مرگ ارتفاع رتبہ والا رقم کیا ہو سکے حسن یوسف پر زلیخا کا نہ ہوگا التفات طوف میں سرگرم ہیں ذرات ماہ و آفتاب باندھ لیتا ہے مرغ قضا و رنج و غم سوچ کی صورت ہیں لب شوق فزائی نام آیا قدر اورنگ سلیمان اسکے آگے کیا رہے		دونوں آنکھیں ہوں مری محو لقا اے دستگیر کیا کشادہ ہے در دولت سرا اے دستگیر ہو چکا ہے وہ تو مدت سے فدا اے دستگیر دلمیں لیجاتا ہوں میں شوق لقا اے دستگیر پہنچے تا عرش بریں جب خاک پا اے دستگیر اک نظر دیکھے اگر حسن لقا اے دستگیر بنگیا ہے ہمسر کعبہ سرا اے دستگیر اک نظر میں رشتہ لطف و عطا اے دستگیر ہوں غریب آیا در پہ پائے وا اے دستگیر کچھ آئے جو در دولت سرا اے دستگیر
۲۰	بعد مردن بھی لب سائل کو جنبش ہی رہی گوش زد ہونے لگی سب کو ثنائے دستگیر	۹
ہوتا ہے جمال مبارک نصیب ورنہ		تمسے ہی ہے عرض میری یا حبیب و

علم سر شاہد

خوشبوئے گل مدینے کی لایا کرائی صبا
باقی ہیں ہر سحر میری حسرت ترقیان
دیدارِ مصطفٰی ہی دوائے شفا ہے مجھے

ہر صبح گردِ باغ کو میرے طبیب روز
رہتا ہے تمسے طالبِ رویت غریب روز
کرتے ہیں کیا علاج ہمارا طبیب روز

۲۱ ہر صبح نعت سا(؟) مین کر نہ جو بھیجی

ہر روز روز جمعہ ہو سایل کیواسطے
پڑھتا رہے ثنا سرِ منبر خطیب روز

نغمہ یہی سنا ہی عندلیب روز ۱۱

نکلی آنکھوں کی نہ حسرت نہ تمنا افسوس
ہو گیا قافلہ ابکے بھی روانہ افسوس
خواب میں بھی نہوا آپکا دیدار نصیب
نہ چلی بادِ مدینہ میری جانب دمِ صبح
عرضِ حالِ دلِ محزون کیا روضے پر
در پہ پہنچا نہ دیا قافلے والوں نے مجھے
شاخِ گلزارِ مدینہ پہ نہ ٹھہرا دم بھر
خاکِ پا زرہ زائرینِ خاکِ میری
حسرتیں میری شہ دین نکلنے پائیں
زندگی میں جو نہ مرقد کی زیارت ہوگی

روضۂ پاک نہ ابتک نظر آیا افسوس
رہ گیا دل میرے سینے میں تڑپتا افسوس
طالعِ خفتہ ناکام نہ جاگا افسوس
نہوا غنچۂ دل میرا شگفتہ افسوس
آستانہ تیرے مرقد کا نہ چوما افسوس
رہ گئی دل کی میرے دل میں تمنا افسوس
طائرِ روح نہ وان تک میرا پہنچا افسوس
ہے یہی ارمان ہوا عجیبہ قضا کا افسوس
نہ تیری خاکِ پہ میں لوٹنے پایا افسوس
قبر میں ساتھ نہ لیجاؤنگا میں کیا افسوس

۲۲ جلد سایل کو بلا لیجئے روضے کے قریب
تا بکی ہند میں کرتا رہے شاہا افسوس
ب

وہ نہیں مین جو کرون حشر مین کوثر کی تلاش
آشیان پاؤن سر شاخ درخت طیبہ
ڈھونڈھتے ہین یہ نکل آئین کہین مثل نظر
اسلئے ہون مین گنہگار سراپا واعظ
سختی آسان ہو سنگ در حضرت ملجائے
ڈھونڈھے اللہ مجھے حشر مین بلطف احمدؐ

ہان رہیگی تو رہیگی شہ اطہر کی تلاش
جائے خالی ہے میرے مرغ مقدر کی تلاش
میری آنکھونکو ہے اللہ پیمبر کی تلاش
کہ رہے حشر مین بھی شافع محشر کی تلاش
جائے خالی کہین اللہ نہ اس سر کی تلاش
اور رہے مجھکو بھی اوس شافع محشر کی تلاش

٢٣

ہے پیام طلبی اونکو سنانا منظور
زائرون کو نہو کیون سایل مضطر کی تلاش

٩

مصروف مدح سید کون و مکان ہے خاص
ہے عام داغ سجدۂ حق سر پہ خلق کے
تشریف کسلئے نہین لاتے ہو یا رسولؐ
دنیا ہے کافرونکے لئے عام اک چمن
تو وہ مکین ہے اگہ تیری قبر کے لئے
غیراز دہان قدرت حق تیری مدح کو
کہتی ہے فکر عام کہ تو ہے رسول حق
ہر اک نبی کیواسطے ہے عام فلک
کیا ذکر تن کا اور حقیقت ہے دل کی کیا

سایل وہ کون خاص ہے میری زبان خاص
لیکن ورنبی کا جبین پر نشان ہے خاص
سینے مین دل ہے دلمین تمہارا مکان ہے خاص
فردوس مومنو کیلئے بوستان ہے خاص
وہ کونسا مکان ہے مگر لامکان ہے خاص
وہ کون مانی ہے کہ جسکا دہان ہے خاص
تجھسے جدا کا احمد مرسل گمان ہے خاص
لیکن جدا کہ تجھسے ترا امکان ہے خاص
تجھ پر بنا ہے مینکو سایل کیجان ہے خاص

منکر کو عشق سید ذیشان سی کیا غرض
شیطانکو فضل و رحمت یزدان سی کیا غرض

نظروں میں ہی وہ جلوہ روشن چھپا ہوا
مجھکو ضیاء مہر درخشان سی کیا غرض

دیکھی ہی جسنے صورت محبوب کبریا
اوسکو ہی دید حسن حسینان سی کیا غرض

دلمین ہی شوق کوئی محمد بسا ہوا
نکلی گی سیری گلشن رضوان سی کیا غرض

دیوانہ اونکی دشت کا جنت مین جائی کیا
سودا زدہ کو سیر گلستان سی کیا غرض

آیا خیال رنگ رخ مصطفی مجھے
اب لعل سی عقیق سی مرجان سی کیا غرض

عاشق ہون مین تو زلف رسول کریم کا
باغ جہانکی سنبل و ریحان سی کیا غرض

دیکھا کرونگا خار مغیلان مدینے مین
رضوانکی ہم مجھی گلستان سی کیا غرض

ہر تشنہ کام رویت احمد کو ای خضر
آب زلال چشمہ حیوان سی کیا غرض

سرگرم زاد راہ محمد کا لطف ہی
مجھ عازم مدینہ کو سامان سی کیا غرض

٢٥
سایل کے دلکو شوق ثنائے رسول ہے
طبع رسا تجھے میر دیوان سے کیا غرض
١١

ہی لب کو میری نام رسول خدا سی ربط
نطق زبانکو کیون نہو صل علی سی ربط

رکھتی ہین جو محبت خیر الوری سی ربط
گویا ہی اونکو معرفت کبریا سی ربط

اسطرح خاک پا سی میرے تن کو ربط ہو
جیسا ترے بدن کو ہی تیری قبا سی ربط

آنکھون سی دیکھئے پاؤن بینے کی حشر مین
یارب اثر کو ہو کہین میری دعا سی ربط

اللہ بھی کریم ہی اور تو بھی ہی کریم
کیون میرے لطف کو نہو فضل خدا سی ربط

مردم سے ربط کیون نہ بصارت کا بڑھ چلے
ہے میری آنکھون کو جو تیری خاک پا سے ربط

مین موجب خطا ہون تو ہے دافع خطا
مجھکو خطا سے ربط ہے تجھکو عطا سے ربط

کیا حضرت مسیح کے آنے سے فایدہ
بیمار مصطفیٰ کو نہین ہے دوا سے ربط

ملکر گئے تیرے جا ہون سر بزم آذ دون
کیا آشنا کو ہو نے تیرے نا آشنا سے ربط

رتبہ یہ ہے عشق مین پایا فقیر نے
شاہان دہر رکھتے ہین ہر گدا سے ربط

۲۶ جاتی کبھی ہے سوے روضۂ رسول
سایل بڑھا غرض کے لئے کچھ صبا سے ربط ۹

مجھے ہے کوے محمد کی آرزو واعظ
بیان خلد نہ کر میرے روبرو واعظ

بیان نور رخ مصطفیٰ سنا مجھکو
زبان پہ سورۂ والشمس لا کبھو واعظ

ہوا ہون جب سے مین شیدای ذات اقدس رسول
کیا ہے عشق نے مجھکو فرشتہ خو واعظ

تو جانتا نہین شیدای مصطفیٰ ہین ہم
ہمارے سامنے حورون کی گفتگو واعظ

کہان ہے گلشن فردوس مین بتا مجھکو
ہر ایک خار مدینہ کی رنگ و بو واعظ

شفاعتی کی حدیث آئی ہے شفاعت مین
عبث عبث نہ کیا کر تو گفتگو واعظ

سنا دے بزم مین تفسیر سورۂ واللیل
کہ وصف گیسوے حضرت کے مو بمو واعظ

تجھے ہے شوق جنان کہہ تا ہے تنگ بتا
مجھے ہے کوے محمد کی آرزو واعظ

شراب عشق محمد سے مست ہے سایل
عبث نہ چھیڑ اوسے کہکے رند تو واعظ

ہے محمد مصطفیٰ سبکا شفیع
اے گنہگارو ملا اچھا شفیع

مل گیا اذن شفاعت آپ کو
تمکو جانیں ہم نہ کیوں اپنا شفیع

خوف محشر سے نہ ای واعظ ڈرائے
رحمۃ للعالمین ہوگا شفیع

کیا نہ بخشے جائینگے عصیان بھر
جانتا ہون اونکو میں اپنا شفیع

میں شفاعت پر ہون نازاں آپکی
بخشوانا روز محشر یا شفیع

امت عاصی یہہ کہتی ہے امید
یعنی ہے اپنا شہ والا شفیع

ق
غل گنہگاروں میں ہوگا روز حشر
دیکھکر آمد تمہاری یا شفیع

لوح دل سے مٹگیا حرف عذاب
اے گنہگارو وہ آپہنچا شفیع

۲۸ | ۹

سایل پر معصیت جائے کہاں
چھوڑکر دہلیز تیری یا شفیع

رخ رسول سے کیونکر فروغ پائے چراغ
کہان ہے مہر درخشان کجا ضیائے چراغ

یہہ ظلمتیں شب ہجران کہیں ہوا ایسا
ہوائے مرگ میری زیست کا بجھائے چراغ

جگر ہے شمع جمال نبی کا پروانہ
نہیں ہے بزم جہاں میں مجھے ہوائے چراغ

چراغ زیست نہ گل ہو میرا تمنا میں
نہ آگ خانہ امید کو لگائے چراغ

فغان کرون جو فراق رخ محمد میں
کہ جس پتنگ سے ہر اک بزم میں لگائے چراغ

بس نہ ہی میری خاک جسم روشن ہو
کوئی جلائے نہ تربت پہ گر بنا کے چراغ

جمال عارض خورشید میں طلوع ہوا
ہوئی ہے صبح کوئی گھر کا بجھائے چراغ

نہیں ہے شعلہ فشان کچھ یہ وہ ہجر احمدؐ مین	جو میرے داغ جگر سے فروغ پائے چراغ

۲۵	کہیگی خلق سب مجھے دفن کرکے ای سایل چھپا زمین مین قصرِ سخن کا ہائے چراغ	۹

وہ بھی دن ہو مین بھی جاؤن شاہ والا کیطرف	ای مقدر تو جو ہو میری تمنا کیطرف
پیٹھ کرون پشت کرکر اہل دنیا کیطرف	منہ کئی بیٹھا ہون جب سے شاہ بطحی کیطرف
یا رسول اللہ پھر پہنچو میری امداد کو	بیکسی آتی ہے پھر میری تمنا کیطرف
دیکھے تو ای حضرتِ موسیٰ کہ دیدہ وہ آنکھ	پھر نظر کرنا جمال شاہ والا کیطرف
حسن یوسف حسن احمدؐ مین ہے ہمکو تمیز	آنکھ اٹھا کر کیون نہ دیکھین ہم زلیخا کیطرف
تا ہی کیا اس ہند مین جیتا ہون بن رنج و غم	اک نظر ہو یا محمدؐ میری ایذا کیطرف
تو یہ حق کیا ہے جب شہر کو آنے کی خبر	دوڑی جاتی ہین نگاہین ہند دنیا کیطرف
سنکے شہرت عام دیدارِ رسول اللہ کا	قافلے کے قافلے جاتے ہین عقبیٰ کیطرف

۳۰	لطفِ احمدؐ کا بیان کیا ہو کہ ای سایل مجھے بخشوانے لیچلے ہین حق تعالیٰ کیطرف	۹

ذکر مدینہ کرتا ہے اکثر غمی مین شوق	دیتا ہے ساتھ میرے میری بیکسی مین شوق
مصروف طوف روضہ حضرت ہی ہوگیا مین	لیجائے ہند سے جو مجھے بیخودی مین شوق
کیون ای ہجوم یاس یہ سوجہا ہے کیا تجھے	ہوتا ہے پائمال تری دل لگی مین شوق
روضے کو گاہ چومونگا گہ آستانے کو	دکھلائیگا کمال یہ دیوانگی مین شوق

جاؤن کہین مدینے کو اللہ ہند سے
جو بات چھیڑتی ہے وہ ذکرِ مدینہ ہے
کیا کیا نہ رنگ لائیگی آشفتگی مری
جاؤنگا بعدِ مرگ نہ باغِ بہشت کو

گھبرا رہا ہے اب تو میری جی مین شوق
شکر خدا کہ فزو ہوا دل لگی مین شوق
کر دی کہ گھبرا تو مجھکو حضورِ نبی مین شوق
روضہ ترا دکھائی اگر زندگی مین شوق

۳۱ بلوا لو اب تو سایل محزون کو یا نبی ۲
دیتا نہین ہے چین اوسے بمبئی مین شوق ۱۱

الٰہی دوری حضرت کہان تک
ملائک مین ہے اس مدحت کا چرچا
مدینے کیون نہین مجھکو بلاتے
کچھ اس آغاز کا انجام بھی ہے
مدد بہر خدا ای وصل احمد ۲
نہ دیکھونگا زمین طیبہ کی تا کے
ہنسائیگا مجھے کب وصل تیرا
تڑپتا ہے مدینے کے لئے دل
شفاعت پر ہے برہان نصِ قرآن
نہ دیکھونگا مین صبحِ وصل تا کے
مدینے قافلہ جاتا ہے سایل

سہونگا صدمۂ فرقت کہان تک
سخن کی ہے میرے شہرت کہان تک
رہونگا مین ہند مین حضرت کہان تک
نہ دیکھونگا تیری تربت کہان تک
رہونمین موردِ فرقت کہان تک
رہیگی دلمین یہ حسرت کہان تک
رلائیگی تیری فرقت کہان تک
رہیگی ہند مین قسمت کہان تک
کروگے منکر و حجت کہان تک
بڑھیگی یون شبِ فرقت کہان تک
ذرا ہشیار ہو غفلت کہان تک

بقیہ

ہوا ہے عاشقِ بدر الدجیٰ دل
تجلی گاہِ عالم ہے میرا دل

نہیں جسکا فدائے مصطفیٰ دل
حقیقت میں نہیں وہ کام کا دل

ہوا شیدائے شاہِ انبیا دل
فقیری میں بنا دولت سرا دل

عیاں کیونکر نہوں اسرارِ پنہاں
وہ رشکِ آئینہ تھا آپ کا دل

کرے دعوائے عشقِ سرورِ دین
تیری جرأت یہ ہے تیرا حوصلا دل

جرس کیطرح تو بھی ساتھ ہو جا
مدینے کو چلا ہے قافلا دل

شرف لوحِ زبرجد پر ملیگا
جمالِ نقشِ خطِ مصطفیٰ دل

کرونگا شوق سے جان کو بھی قرباں
رہِ عشقِ محمدؐ میں ہے کیا دل

نوا سنجانِ مدحِ روئے احمدؐ
ہیں اس گلزار میں رشکِ عنادل

جب آیا علیٰ جانِ شفاعت
پئے تعظیم پہلو سے اوٹھا دل

۳۲
پڑا سایل جو عکسِ روئے احمدؐ
خدا کے نور سے روشن ہوا دل
۹

تو ہی حبیبِ حضرتِ خلاق یا رسولؐ
بندہ ترا ہی گنبدِ نہ طاق یا رسولؐ

دہلجائیں کیوں نہ دفترِ عصیاں مدح خوان
ہیں آپ ہی رحمتِ خلاق یا رسولؐ

محشر میں ہونگے نامۂ اعمال کے عوض
ہاتھوں میں ہے مدح کے اوراق یا رسولؐ

بڑھتا گیا یہاں دلِ مضطر کا اضطراب
پہنچا وہاں جو زمرۂ عشاق یا رسولؐ

دنیا میں رنج و غم کوئی پہنچا سکیگا کیا
مجھ پر ہیں جو آپکے اشفاق یا رسولؐ

ہان تو خبر کہ تم پہ مسیحائی ختم ہے
مسموم مار الفت دنیا ہوا تہا مین
ہم کیا ہین مشت خاک ہمارا ہی عشق کیا

پہلو مین ہے طپان دل نا چاق یا رسولؐ
عشق آپکا ہوا مجھے تریاق یا رسولؐ
اللہ خود ہی آپکا مشتاق یا رسولؐ

۳۴ | مداحی جناب کا سایل کو شوق ہے
کیون کر نہو وہ شہرہ آفاق یا رسولؐ | ۹

کر چکی ہین بادہ عشق محمدؐ نوش ہم
صرف گلگشت مدینہ مین بوقت جوش ہم
ہو عطا کی روبرو کیونکر خطا کا انتظام
قبر مین دینگی فرشتونکو بھی رندانہ جواب
نغمہ سنجان ہین گل روی نبیؐ کی وصف مین
عین حسرت ہے یہی گویا ہین آنکھین یا رسولؐ
آگیا ہی ہاتھہ جام بادہ عشق رسولؐ
ہجر احمدؐ مین نہ بیتابی ہمارے دلکی پوچھ

زاہد و میخانہ ہستی مین ہین بیہوش ہم
کیون اڑا دین اپنے سر سے عذر کیش ہوش ہم
ہین شفاعت کیش احمدؐ او رعصیان کوش ہم
بادہ حب نبیؐ سے گر رہے مدہوش ہم
صورت بلبل نہین اس باغ مین خاموش ہم
نور عارض سے نہونی پائے ہم آغوش ہم
کرتے ہین میخانہ ہستی مین نوشانوش ہم
رکھتے ہین برق طپان پہلو مین آغوش ہم

۳۵ | شاد ہوتے ہین بہت لکھکر ثنائے مصطفیٰ
پاتے ہین سایل طبیعت کو جو مدحت کوش ہم | ۹

دلکو فرزون سمجھتے ہین ہما سے ہم
پہنچے وہ اے خدا کہین باب قبول تک

پائی ہین نور مظہر نور خدا سے ہم
شہر مدینہ جاتے ہوتے ہین اپنی دعا سے ہم

للہ مقام کیجئے اے خضرِ راہِ دین
لغزش میں آ گئے ہیں رہِ اتقا سے ہم

ہر ایک روزِ حشر تکیگا ہمارا منہہ
لپٹینگے ایسے دامنِ خیر الورا سے ہم

یارب عطا ہون پر ہمین پرواز کیلیئے
تنگ آ گئے اب تو منتِ بادِ صبا سے ہم

اپنے گناہ روزِ جزا بخشوا لینگے
رکھتے ہیں یہہ امید شفیع الورا سے ہم

پہلو کو توڑ کر ہی نہ پہنچا دیئے ہمین
تنگ آ گئے ہیں الہی دلِ نارسا سے ہم

دردِ گناہ کے لئے صورت شفا کی ہے
لائین جو خاک کوئے شفیع الورا سے ہم

۱۱	سائل لکھیں نہ کیوں غزل اس بحر میں اگاؤ رہتے ہیں شاد نعتِ حبیبِ خدا سے ہم	۳۶

رکھتے ہیں شوق عشقِ رسولِ خدا سے ہم
لیتے ہیں کام مدح کا فکرِ رسا سے ہم

ہوں جیسے نظمِ نعتِ محمدؐ کی بندشین
فرمائشیں یہہ کرتے ہیں طبعِ ذکا سے ہم

جاری ہے مشکلوں میں زبان پر علی علی
آسانیوں میں ہیں کرمِ مرتضیٰ سے ہم

ہو جائے ایک دیتِ احمدؐ ہمین نصیب
فرصت جو پا گئے ہیں تو اپنی قضا سے ہم

کہتے ہیں لوگ کیوں ہمیں اُنکو خبر ہو
ممکن ہے پھر کے آئین درِ مصطفیٰ سے ہم

گمنام کہہ رہے ہیں جو اعدا تو کیا ہوا
نامی ہیں مدح خوانیِ خیر الورا سے ہم

ہوتا ہے جیسا عاشق و معشوق کا ملاپ
ایسے ملینگے حشر میں تیری عطا سے ہم

گر ہوں فنا بتیغِ خنجرِ عشقِ رسول سے
کہلائیں فدیہ ہائے حبیبِ خدا سے ہم

دلکو عزیز سیدِ عالم کا عشق ہے
اخلاص کیا کہیں کسی یوسف لقا سے ہم

وہی ہوس ہے عشق جناب رسول کی | مانگیں نہ اور کیوں دل شیدا خدا سے ہم

۳۷

سائل نہ کیوں کلام یہ خاطر پسند ہو
ہیں فیض یاب طبع جناب فدا سے ہم

۹

رکھے مصروف طوف روضۂ حضرت مدینے مین | نہ دے شوق ایک دم بھر کی مجھے فرصت مدینے مین
رکھے گر اوریہی مجھکو میری قسمت مدینے مین | سکونت کی میسر ہو جائیگی شہرت مدینے مین
کھلایا گل کچھہ ایسا تیرے روئے بہار دین نے | نزول رحمت باری کا ہر ساعت مدینے مین
مرے جانیکا چرچا ہے تو اس ہند مین چرچا | مرا آئیگی شہرت ہے تو ہے شہرت مدینے مین
حسن گوئی نبی جن جنکے گلدستہ بناؤن گا | یہی تو رنگ لائیگی میری فرحت مدینے مین
امیدین تجھسے کہتا ہون تو کہتا ہون یہی دونو | مرے دن ہار ہے مدینے مین ہے تربت مدینے مین
مدینے والے خود مشتاق ہین اس نظم سننے کے | مرے اشعار کی کیونکر نہو شہرت مدینے مین
رہ طیبہ مین جتنا رنج ہوتا ہے وہ ہو فوری | ملیگی اے دل راحت طلب راحت مدینے مین

۳۸

وہان جاتا ہے جو ہوکر وہ مالامال آتا ہے
کھلا ہے کسکا اے سائل در دولت مدینے مین

۱۱

خوشا اے دل کہ ہم بھی محفل میلاد کرتے ہین | دلونکو عاشقان مصطفیٰ کر شاد کرتے ہین
رقم کرتا ہون وصف قد حضرت شاخ طوبیٰ | سر تسلیم خم میرے لئے شمشاد کرتے ہین
نظر آتی ہے جب صورت نبی کی ہمکو فرقت مین | شکایت تیری اے چرخ ستم ایجاد کرتے ہین
ہوائے باغ طیبہ کر حوالے کیون نہین کرتے | ہماری خاک ہے ہم کسلئے برباد کرتے ہین

روان جب وہ کہتے ہیں قافلہ کوئی مدینہ کا
بلا لیجیے بلا لیجیے مزارِ پاک تک اونکو
شرف خاکِ مدینہ کو عمارت سے سوا انکی ہے
خوشی یہ اونکی ہے موقوف جانا جانبِ طیبہ
میرے حسبِ شعر میں پائیے مضمون یہ حشمِ حضرت کا
نہیں ہے خوفِ بربادی ہمیں اس دارِ دنیا میں

جرس کس طرح کیا کیا نالہ و فریاد کرتی ہیں
کہ عاشق دل سے طیبہ کی زمین کو یاد کرتی ہیں
بشر کیوں افتخارِ قصرِ بنیاد کرتی ہیں
جسے وہ چاہتے ہیں اوسکو فوراً یاد کرتی ہیں
نگاہِ لطف سے اوسپہ سخنور صاد کرتی ہیں
کہ عشقِ مصطفیٰ سے قصرِ دل آباد کرتی ہیں

٣٩

مضامین سوجھتے ہیں مجھکو سائل یہ حشمِ حضرت کی
نگاہِ فیض جب میری طرف اوستاد کرتی ہیں

١١

اے شوقِ دید پڑ گئے روزن مزار میں
یاد آرہا ہے باغِ مدینہ بہار میں
ہے جلوہ عشقِ رخ کا دلِ داغدار میں
چاہیں تو وہ بدل دیں خطا کو عطا کی ساتھ
ہاں اشتیاقِ رویتِ محبوبِ کبریا
کہتا ہے کوئی عاشقِ حضرت کہاں گیا
ہوگا گھڑا جو تو میری بخشش کو پائیگا
جاتا ہے ہند سے درِ والا پہ اندنون
دشت میں مجھسے ترکِ علایق نہو سکا

آنکھیں کھلی رہیں تو رہیں انتظار میں
ہر مرغِ دل طپان قفسِ جسمِ زار میں
کیوں ہو فروغِ مہر نہ میرے مزار میں
اونکو ہے دخل قدرتِ پروردگار میں
آنے نہ پائی خواب میری چشمِ زار میں
حسرت پکارتی ہے کہ دیکھو [illegible] میں
آئینگے پھر گناہ میرے کس شمار میں
چھپ جائیں جو چھلے دلِ امیدوار میں
کیا ہیر پاؤن میں چھالے غریب الدیار میں

ای لطف مصطفیٰ مجھی تجھسی امید ہی
آئیگا کوئی ساتہہ نہ میری مزار مین

٤٠ قرب نبی قرار دل بیقرار ہی
سایل طپان نہ کیون رہی دار القرار مین ۱۱

ہی فزون تر باغ جنت سی فضا بغداد کی
جذب دل لیچل مجھی بہر خدا بغداد مین

جیتی جی گویا وہ پہنچا گلشن فردوس تک
ہمدمو ہندوستان سی جو گیا بغداد مین

ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی ہی ناز سی انداز سی
صورت محبوب جنت کی ہوا بغداد مین

شہر بھر مین ہی فروغ نور حق ای چاندنی
جلوہ گر جیسی ہوا وہ مہ لقا بغداد مین

عرش سی افزون ہو کیونکر وہانکی سبزہ مین
ہی مزار بادشاہ اولیا بغداد مین

نالہ و شیون کیونکر تا فلک ہو سر بلند
مین نہ پہنچا صورت آہ رسا بغداد مین

تا کجا یہہ تفرقہ رکھیگا اگر گردون دون
ہند مین عاشق رہی اور دلربا بغداد مین

میری اس فریاد کو پہنچو پر ای مصطفیٰ
تو بلا اب مجھکو یا غوث الوریٰ بغداد مین

باغ جنت مین نہ جائیگا خوشی سی چھوڑ کر
مرغ جان کا آشیانہ گر بنا بغداد مین

ماہ زہرا ہی وہ بیشک اختر برج اسد
جسکی پرتو سی ہی پھیلی ہی ضیا بغداد مین

٤١ تخت شاہنشاہ ہفت اقلیم سمجھونگا اسی
گر ملی سایل مجھی تھوڑی سی جا بغداد مین ۱۱

مانگتا ہون جو دعا ہاتہہ اوٹھا کر دونو
آمین آمین دل و جان کہتی ہین ملکر دونو

نور حق نور نبی پیش نظر ہوتی ہی
پتلیان بنگئی آنکھونکی سمٹکر دونو

میں بھی کہتا ہوں کہ موسیٰ و مسیحا ہیں نبی
پہ تیرے رتبہ بہ رتبہ سے ہیں کمتر دونو

ہجرِ احمدؐ میں وہ مضطر ہیں مرے آہ و نفس
لب تک آتی ہیں تو آتی ہیں تڑپکر دونو

حق نے شاہنشہ کونین بنایا تم کو
ہیں گدا آپکے درویش و تونگر دونو

اب کہاں ہجرِ محمدؐ میں مجھے صبر و قرار
درد و داغِ جگر اوٹھتی ہیں ملکر دونو

ایک دیوان ہے تو اک نامۂ اعمال میرا
نعتِ احمدؐ سے ہیں مملو مرے دفتر دونو

طبع اور فکرِ رسا سے نہ بندھا زلف کا وصف
اسلیئے پیچ میں آ رہتی ہیں الجھکر دونو

وہ ہے گمراہ جو مکے سے مدینے کو نہ جائے
مجھکو دکھلائے تو دکھلائے مقدر دونو

ذاتِ حق ذاتِ رسولِ عربی کثرت میں
ایک ہی مجھکو نظر آتے ہیں ملکر دونو

۲۶۲	جگر و دل نکل آئے شبِ فرقت سائل ہمرہِ اشک مرے سینے سے باہر دونو	۹

رتبۂ نظارۂ نورِ خدا حاصل تو ہو
آنکھ بھی میری مرے دیدار کے قابل تو ہو

ٹہرنا کیسا چلا چل ساتھ طیبہ کیطرف
مجھسے کیوں کہتا ہے اے رہبر کوئی منزل تو ہو

دیکھنا او غافلو نگاہیں کسطرف جم جائینگی
مجھکو دیدارِ حبیبِ کبریا حاصل تو ہو

ڈوبتونکو بحرِ عصیاں سے بچائے کیوں نہ شاہ
تم شفاعت کیش استادہ لبِ ساحل تو ہو

سارہ بانونکے قدم چومون حدی خوانی کرون
پر کہیں اے بخت طیبہ کا محمل تو ہو

جب محمدؐ آئینگے اے دل تو لینا تو قدم
بزمِ میلادِ رسول اللہ میں شامل تو ہو

ماہِ کامل پر تجھے کیا کیا نہو گا افتخار
داغِ عشقِ مصطفےٰ اے دل تجھے حاصل تو ہو

جو صلی دلکی نکالونگا مین پڑھ پڑھکر درود | بارہوین تو آئی اور میلاد کی محفل تو ہو

٢٤٣ | وہ بڑھائیگا تمنای زیارت اور بھی
قافلے کے ساتھہ ہی زایر و سایل تو ہو | ١١

کیا جا بسی مرگ تمناے مدینہ | ہی لب پہ دم نزع صداہاے مدینہ
دیکھونگا نہ جبتک در مولاے مدینہ | آنکھونسے نہ جائیگی تمناے مدینہ
طیبہ کی زمین مین تن خاکی مرا لیجائے | اور جان رہے محو تماشاے مدینہ
وہ آنکھہ بھی ابتک نہین حاصل ہوئی افسوس | جس آنکھہ سے دیکھون مین تجلاے مدینہ
ہر وقت کیا کرتے ہین گنبد کا نظارہ | ہشیار ہین دیوانۂ صحراے مدینہ
ہر ساکن جنت پہ بہت فخر کریگا | تھوڑی سی بھی ہاتھہ آئی اگر جاے مدینہ
مشتاق مدینہ کوئی مدفون ہوا شاید | برپا ہے زمین سے جو صداہاے مدینہ
مین اور رکھون خواہش جنت نہین ممکن | واعظ مرے سر مین تو ہے سوداے مدینہ
طیبہ کی تمنا مین بنا ہون ہمہ تن چشم | یا رب کہین مجھکو نظر آجاے مدینہ
نزدیک ہون نزدیک ہون نزدیک ہون نزدیک | کب دور رہون بلوائیے مولاے مدینہ

٢٤٤ | مجھکو ہے اگر فخر تو یہ فخر ہے سایل
آقا ہے مرا بندۂ مولاے مدینہ | ١١

اے عشق یہی ہے ہمین ہر دم تمہارا یا رسول اللہ | رہے قربان تم پر دل ہمارا یا رسول اللہ
لب ہر دم یہی ہے محو عرض مدعا مجھسے | نہ جائے آنکھہ سے شوق نظارا یا رسول اللہ

غلاموں کو تمہاری ہی سکندر طالعی حاصل تمہارا ہر گدا ہی فخر دارا یا رسول اللہ
نہایت منتظر دیدار کا ہوں ایک مدت سے نگاہ لطف ہو مجھپر خدارا یا رسول اللہ
بہار تازہ دکھلا دی بہار گلشن ایمان کریں گر تیری صورت کا نظارا یا رسول اللہ
مدینے میں بلا کر مرات عارض دکھا دیجے ہوا گھر بیٹھے بیٹھے دل دو پارا یا رسول اللہ
قفس میں ہیں ہاے کیسی صورت مرغ مقید ہوں ق نہیں دم بھر یہاں ہوگا گذارا یا رسول اللہ
بہت ناچار ہوں بال و پر ہو غم رسیدہ ہوں بلا لو اپنے روضے پر خدارا یا رسول اللہ
گنہ بخشے گئے اس امت عاصی کی محشر میں کیا ہے جسم شفاعت نے اشارا یا رسول اللہ
یہہ کیا بکتے ہیں منکر اور اتراتے ہیں طاعت پر وہاں یہ آسرا ہوگا تمہارا یا رسول اللہ

۴۵	دل سایل نہ کیوں کر خوف عقبیٰ سے مبرا ہو کہ ہی کافی اوسے تیرا سہارا یا رسول اللہ	۱۱

الٰہی لاؤں وہ قسمت کہاں سے کہ طیبہ کھینچ لے ہندوستان سے
شب معراج کا لکھتا ہوں احوال مضامین کی ہی آمد لامکان سے
بنا لیجے نہ مس عصیان کو دم میں شرف پائیں جو خاک آستان سے
عطا ہو دولت دیدار مجھکو یہی ہی عرض شاہ انس و جان سے
ذرا طیبہ سے ہو تی جا عدم کو تو کہدی ای اجل روح رواں سے
دم نعت نبی آتی ہے مجھکو صدای مرحبا کون و مکان سے
پھنسا ہوں گردشوں میں یا الٰہی مدینے جا نہیں سکتا یہاں سے

کشتی چرخ کہن کی خضر ناگہین حضرت — جوش پر بحر نبی ہین چشم دریا بار ہے
یا رسول اللہ اوٹھا دو روے تابان سی نقاب — دیدۂ دل مدتون سی طالب دیدار ہے
چار عنصر کی گران باری سی ہین ناچار یون — تن سے جان اشوق طیبہ اسلیئے بیزار ہے
اپکی امید ہی احمد کی امید ہے — آپ کا دیدار بھی احمد کا دیدار ہے
سوز عشق مصطفے سی آبلی ہین داغ ہین — دلمین اسکے پہلو پیر پہولا پہلا گلزار ہے
آپکے دربار سے پہولو نہ اسکو یا رسول — صورت سایہ کہڑا ہے یہ بھی پس دیوار ہے
خود بخود کیون سر نہ جھکجائین ہمارے یا رسول — کعبۂ مقصد تمہاری ابروے خمدار ہے

۴۵	بخشش عصیان سائل روز محشر کیون نہو ہین شفاعت کیش احمد اور خدا غفار ہے	۱۳

سر گلزار شور بلبلان سے ہے — گل روے محمد کا بیان ہے
جو دلمین عشق شاہ انس و جان ہے — وظیفہ مدح کا ورد زبان ہے
ثنا خوان جس کا خلاق جہان ہے — دل سائل بھی اس کا مدح خوان ہے
ارادہ کوے حضرت کا ہے شاید — ادہر کو جو رخ روح روان ہے
ثنائے نور حضرت نبی ہین ملا — زبان مداح کی [illegible]
ہوا جو دفن طیبہ کی زمین مین — فشار قبر سے اوسکو امان ہے
ملائک [illegible] ہین اور ہر بہشت — بہین غلمان [illegible] باغ جنان ہے
نہ چھوڑیگا کبھی عشق محمد — [illegible] بیکار [illegible]

ہر اک خادم ترا ہے رشک رضوان
کھلا باب شفاعت مصطفیٰ کا
سمجھتے ہیں فرشتے عرش اعظم
صریر کلک ارقام ثنا سے

ترے کوچے پہ جنت کا گماں کر
خیال اہل عصیاں تو کہاں ہے
علو رتبہ وہ تیرا آستاں ہے
درود پاک کا کلمہ عیاں ہے

۵۰

کرے تعریف خورشید رسالت
یہ تاب فکر اے سائل کہاں ہے

۱۲

جو بندہ درگہ خلاق میں منظور ہوتا ہے
ترا ابتہاج کالا اسے شب دیجور ہوتا ہے
تمنا رکھو ضریح پاک و حسن روی احمد کی
قصاید نعت احمد کے ثناخوان جب سناتے ہیں
بلاتے کیوں نہیں مجھکو مدینے میں کہ لکھیں تو
محبت کا نشہ کونین کے ہوتا ہے مجھے قبضہ
عذاب روز محشر سے ڈراتی ہیں عبث واعظ
وہیں روضہ بلوا کر مجھے کیوں شاد کرتے ہیں
وہاں کیوں جائے مشتاق ثنا مصطفیٰ اپنی
شہنشاہ دو عالم ذات والا محمد ہے
۹ مبلاہو حضرت موسیٰ کی امتیں خرم ہوتے ہیں

اوسی سے وصف محبوب خدا مسطور ہوتا ہے
سیرے گھر جلوہ افگن وہ خدا کا نور ہوتا ہے
عبث بیدل تجھے شوق قصور حور ہوتا ہے
دل مغموم کیا کیا بزم میں مسرور ہوتا ہے
طبیباں بتا او رغمگیں دل مہجور ہوتا ہے
میرا ملک دل برباد پھر معمور ہوتا ہے
ترا ہر امتی بعد فنا مغفور ہوتا ہے
الٰہی سچ وقت دیکھنا کب دور ہوتا ہے
کہ اکثر محفل واعظ میں ذکر حور ہوتا ہے
خمیدہ آپکے در پر سر فغفور ہوتا ہے
کہ اب سائل سے وصف شمع طور ہوتا ہے

یہ تمنا ہے رسول اللہ سے
بخشوا دینگے ہمیں اللہ سے

شاد ہوں عشق رسول اللہ سے
دور ہوں رنج و غم جانکاہ سے

پوچھنے آئے ہیں احمد کے پتے
خضر ہی میرے دل آگاہ سے

یا رسول اللہ ہے ترک ادب
دوں اگر تشبیہ رخ کو ماہ سے

جاؤں گا سید مدینے کیطرف
میں نہیں ہوں فرقہ گمراہ سے

یا الہی وصل احمد ہو نصیب
تنگ ہوں میں فرقت جانکاہ سے

گرمی نالہ اگر ہو سر بلند
آسمان پھنک جائے سوز آہ سے

نظم ہو میری قبول مصطفے
کیا غرض ہے شاعروں کی واہ سے

۵۲ ۸	دور سایل کو نہ ہرگز کیجئے یا محمد آپ کی درگاہ سے	۱۱

آج وہ عزت دہ شمس و قمر آنیکو ہے
مژدہ باد اے مومنو خیر البشر آنیکو ہے

کج روی سے خلق سیدھی راہ پر آنیکو ہے
آج دنیا میں رسول راہبر آنیکو ہے

مژدہ دیتا ہے فلک اور ناز کرتی ہے زمین
ماہ مولود بشر جن و بشر آنیکو ہے

انبیا ان کیطرح تھی چشم تر جسکے لئے
آبرو افزائے عالم وہ گہر آنیکو ہے

ہمکو ہر مومن یہ ہوگا ذات مولیٰ کا گمان
رشک شمس طور اب پیش نظر آنیکو ہے

سنگ ہجر مصطفے سے آج ہوکر پاش پاش
آنسوؤں کے ساتھ ہر لخت جگر آنیکو ہے

فکر کر سامان تعظیم و ادب کی ہوشیار
بزم میں سوچ ہی آنے کی خبر آنیکو ہے

دل پھر آیا یاد و فدان رسول اللہ مین — این صدف سی کیا گہر اے چشم تر آنیکو ہے
پر نمک ڈالا آتش ہجر نبی نے جسم کو — تا لب سوز جگر سی الحذر آنیکو ہے
ہو گیا دل پائمال باغ ثنائے احمدی — اب ثمر نخل تمنا مین نظر آنیکو ہے

ہہ ۵ ۶ — توشۂ نعت محمد جمع کر سائل مدام
ہان عدم کا ایکدن وقت سفر آنیکو ہے — ۱۱

دبے نہ اُنکا اک اضطراب ہی باقی — ابھی تو حسرت دل اجتناب ہی باقی
عطا ہو اور مئے حب ساقی کوثر — ہنوز دل مین امید شراب ہی باقی
نگاہ لطف کر اے بحر رحمت کونین — کہ تن مین جان مثال حباب ہی باقی
بدل دیا ہے نامہ کو حق نے مدح کے ساتھ — عذاب دور ہوئے اور ثواب ہی باقی
الٰہی سبب تو سیری دلکی حسرتین نکلین — اُمید دید رسالت مآب ہی باقی
ملا دیا مجھے حسرت نے خاک مین حضرت — مگر یہ اک دل خانہ خراب ہی باقی
پڑھو کچھ اور ثنائے رسول محفل مین — کہ رات اور کچھ اے شیخ و شاب ہی باقی
سوال اُنکا طیبہ مین کر چکا اے دل — یہ دیر ہے کہ اُمید جواب ہی باقی
کرو شمار فرشتو نہ میری عصیان کا — کہ لطف شافع روز حساب ہی باقی
نجات قلب قلبے والو قسم ہی قرآن کی — غلام صاحب ام الکتاب ہی باقی

جہان سے کہتے ہین اہل جہان او جھلیل
مگر یہ نعت کی اُس کے کتاب ہی باقی

مخمس اوّل بر غزل جناب استاذی مخدومی و مکرمی جناب سیّد فقیر محمد حسین صاحب فدا

نظر گنجینۂ قارون اگر آتا تو کیا ہوتا
زر دنیا کا ای نعم نہ یہہ دل مبتلا ہوتا
جہان کے بادشاہون مین سر افراز جب ہوتا
جو سر پر سایۂ دولت سرائے مصطفیٰ ہوتا
فقیری مین وہ مجھکو سایۂ بال ہما ہوتا

شرف لوح زبرجد پر نہ کیون مجھکو ملا ہوتا
جو قسمت مین نظارہ قبر حضرت کا لکھا ہوتا
سبب ای کاش کچھ طیبہ مین جانیکا ہوا ہوتا
یہہ بخت نارسا بر آگر کچھ بھی رسا ہوتا
جبین ہوتی مرے سنگ در خیر الورا ہوتا

زمین سے تا سما تا حد نظر نور خدا ہوتا
نہ موسیٰ کی طرح بیہوش سر تا پا ہوا ہوتا
نظر مین نور ہوتا دل مین شور مرحبا ہوتا
غشی مین وقت دیدار مبارک اور کیا ہوتا
روان لب پر مرے نام خدا صل علیٰ ہوتا

کدورت سے نہین مرآت کو نسبت یہہ سب دیتے
خوشامد سے عبث ہو کیون سکندر کا لقب دیتے
نہایت غیر ہین ہم تمکو ای اہل حلب دیتے
نبی کے صاف سینے سے اُسے تشبیہ کب دیتے
تصور مین اگر آئینہ آجاتا تو کیا ہوتا

تڑپتا سند مین پاتے جو مجھکو قافلے والے
ترحم یون ہی دکھلاتے جو مجھکو قافلے والے
اسی صورت سے بہلاتے مجھکو قافلے والے
تپ دوری مین لیجاتے جو مجھکو قافلے والے
مدینہ میرے مرض غربت کو دار الشفا ہوتا

طبیعت سے لگی تکان دنیا اگر توصیف کرنیکو
جو عمر جاودان ملتا اگر توصیف کرنیکو

سہرے وہ میں زبان دیتا اگر توصیف کرنیکو — خدا اپنی زبان دیتا اگر توصیف کرنیکو
ہماری نعت گوئی کا بھی چرچا جابجا ہوتا

کبھی نسبت سے ملتا مجمع بہار احمد مین — کبھی شامل بین ہوتا زمرۂ زوار احمد مین
رسائی کاش ہو جاتی مری سرکار احمد مین — پہنچ جاتا اگر تقدیر سے دربار احمد مین
زبان حال سے کیا کیا نہ صرف التجا ہوتا

نہ ہوتا شوق عیسی کو بھی اعجاز سند کا — خیال آتا نہ صحت کا نہ رنج و دردِ بیحد کا
نہیں مشتاق ہون امید مین عیش مخلد کا — مجھے ای کاش ہوجاتا مرض عشق محمد کا
عوض دل کے مرے پہلو مین درد لا دوا ہوتا

دل سا بن نے الفت کی ہی پیدا اگر ہی والا کی — ہوا کب ہی او سے رنگ سے بلبل دین دنیا کی
بقول حضرت استاد کیون تو بے نہ رہ خاکی — ہوس کرتا نہ رضوان گلشن فردوس اعلی کی
جو طیبہ کا مین آشیان بلبل روح فدا ہوتا

مخمس بر غزل جناب منشی امیر احمد صاحب استاد والی ریاست رام پور خلد آشیان

دل کو ہے خیال چمنستان مدینہ — ہے رنگ طبیعت مرا قربان مدینہ
رضوان مجھے کہتا ہے ثنا خوان مدینہ — رہتی ہے زبان پر صفت شان مدینہ
ہون مرغ نوا سنج گلستان مدینہ

شہرت ہے یہی عاشق محبوب خدا ہون — کیا جانے فرشتے ہیں مجھے مین کون ہون کیا ہون
ہیں میرا عالم کہ مین عالم سے سوا ہون — حوریں ہیں فدا مجھ پہ ہیں حضرت پہ فدا ہون

قربان ہے جان جسکے پہ بن جان مدینہ

اے دل تو ہو مضطر کہ پہنچ جاؤنگین جلدی
اے خضر کرم کر کہ پہنچ جاوینگے جلدی
ای بخت ہو یاور کہ پہنچ جاؤنگین جلدی
اے شوق ہو رہبر کہ پہنچ جاؤنگین جلدی

مدت سی سمر دل مین ہے ارمان مدینہ

اللہ رے یہ زیر فلک شان سلیمان
ہر ایک پرستار نبین ہے خواہان سلیمان
ہر جن ہے دل و جان سے قربان سلیمان
ہین دیو پری تابع فرمان سلیمان

حاکم ہے سلیمان کا سلطان مدینہ

تو سر مین کرون ہمسری ذات پیمبر
ہین وہ تو نبی اور مین ادنی ہون سخنور
شوخی ہے مگر ہے دل ناساز کے لب پر
نغمہ ہے مرا نغمۂ داؤد سے بہتر

مجھ سا ہی کہان مرغ خوش الحان مدینہ

مانا کہ نہین رتبہ مین کعبہ عرش برین کم
پر قبر رسول عربی سے ہی کہین کم
فردوس برین سے نہین طیبہ کی زمین کم
روضہ شہ کونین کا کعبہ سے نہین کم

اللہ کا مہمان ہے مہمان مدینہ

نکلے ہین اسی شغل مین سایل کے ارمان
مجھسا کوئی پیدا تو کرے ان سر افشان
ہے نعت محمد مین طبیعت کی جولان
کہتا ہے امیر اسلئے عالم ہے مجھے حسان

ہو ان حسن طبیعت سے ثنا خوان مدینہ

مخمس بر غزل اعلیٰ حضرت جناب سلطان العلماء احمد حضرت محمود اختر نواب ... بہادر ... عظم فرمایا

ترے اعجاز کا وہ غل بپا ہے
مگر دہوکا اُسے اس بات کا ہے
لبِ عیسیٰ پہ تیرا تذکرہ ہے
لبِ جان بخش نے کیا کہدیا ہے
کہ مردہ اوٹھکے کلمہ پڑہ رہا ہے

وہ تیری شان اے شاہ ہدا ہے
تیری رفعت کا چرچا ہو رہا ہے
تحیر مین گروہ انبیاء ہے
شبِ معراج مین یہ غل مچا ہے
ترے توسن نے میدان لے لیا ہے

نہین موقوف کچھ انس و جان پر
رُکے جبریل ہفتم آسمان پر
یہ چرچا ہے فرشتون کی زبان پہ
اب کہلے آپ پہنچے لامکان پر
یہ کس کا دل یہ کس کا حوصلہ ہے

سرِ محشر جو چرچے ہو رہے تھے
کچھ ایسے کام مجھ سے ہوگئی تھے
میرے اعمال کے شکوہ گلے تھے
گنہ سوئے جہنم لے چلے تھے
شفاعت نے مگر ٹھہرا لیا ہے

میرا سر ملے کیون سجدے سے فرصت
کوئی دیکھے فروغ بزم حسرت
کمان کی شکل ہے آغوش طاعت
خمِ ابروئے شہ مین داغ الفت
چراغِ طاق محرابِ دعا ہے

نہ پہنچا مسلم اس مدح کسیکا
رہے کیونکر نہ بیچ مین راز جی کا
نہین یہ حرف ہی کچھ دل لگی کا
کھلا نکتہ نہ نسیم احمدی کا

خدا جانے کہ اسمین بھید کیا ہے

وہ ئے جو رنگ نہ کیا باد ستم نے — اوجاڑا گلشن آباد الم نے
خزان کے رنگ دکھلائے تھے غم نے — دیا چھینٹا ترے ابر کرم نے

نہال آرزو پھولا پھلا ہے

یہ کیسا شور برپا ہے فلک پر — یہ ذکر خیر کس کا ہے فلک پر
کرم کا تیرے چرچا ہے فلک پر — نہیں بادل گرجتا ہے فلک پر

تیری رحمت کا ڈنکا بج رہا ہے

کہا سائل کو خوش اسلوب تمنے — مضامین باندھکر مرغوب تمنے
دل سنکر کیا مجذوب تمنے — پڑھی رضوان غزل کیا خوب تمنے

فرشتون کی زبان پر مرحبا ہے

قطعہ تاریخ ترتیب دیوان از چکیدہ کلک جواہر سلک اوستاد زبان اہل زبان محاورہ دان
جناب منشی امیر احمد صاحب لکھنوی مینائی اوستاد والی ریاست رامپور خلد آشیان

کہا خوب سائل نے دیوان نعت — ملے بیحساب اجر روز حساب
جو ہاتف سے تاریخ پوچھی امیر — تو بولا - صفات رسالت مآب

قطعہ تاریخ طبع دیوان نتیجہ فکر فخر گجرات دکن لاثانی نکتہ سنج مضامین نغز و کہن استاد مشہور حضرت محمد منظور صاحب منظور

سخنور وہ نہین جو عبد اللطیف سائل ہین — وہ شغل مدح نبی مین ہین مشتغل ہر حال
لکھی ہے نعت نبی یون کتاب انہون نے خوب — فدا ہو دشمن سیہ دیکھہ اور تیرے کھو سال

سنی یہہ بلبل گلزار کی نوا منظور — کتاب نعت محمد حدیقہ اقبال

تہنیت گلستان نعت بہار گلستان یا گوہر درج تقریظ اختر برج تحریر شاعر یکتا ناشر نبی ہمتا مداح سید الانبیا استاد و قبلہ حضرت سید فقیر محمد قدرت حسینی البخاری چشتی الصابری مد ظلہ العالی علی راسی

سحاب فکر سائل جھوم کر آیا بہار رنگین — بنا صحن گلستان نعت نسخہ زبرجد کا

زبان سنقار ہے نطق زبان رنگین تر آنہ ہے — وہ ہے مرغ خوش الحان روضہ مدح محمد کا

رقم یہہ پر زمحبوب خدا کے وصف لکھکر — کیا روشن چراغ نیک اپنی طالع بد کا

محل ہر بیت مین مدح مکین لامکان کا ہے — ہر اک مصرع مین ہے وصف انکی موزونی قد کا

پر آنکے رنگ پژمردہ ہے ہوتا مضامین سے — ہوا اس ڈھنگ پر اتمام دیوان مجدد کا

ثنائے شافع محشر کا یہی کیا وسیلہ ہے — کہ وصف ہو گیا ہے مستحق گلشن مخلد کا

لب مضمون سے یہہ کہتے ہین الفاظ رنگین اسکے — یہان آورد کیسی ہے کلام نعت آمد کا

ہر اک صفحہ ہے اسکا حیرت آئینہ روشن — ہر اک نقطہ ہے رشک مردم چشم حسود کا

ہوئی شہرت فدا اب اسکی چھپنے کی زمانہ مین — تو حد سے بڑھ چلا کچھ شوق پر فکر بیحد کا

دم تاریخ مرغ دل نے یون نغمہ سرائی کی — گلستان دیکھ یہہ پھولا پھلا ہے نعت احمد کا

۱۳

شاعر خوش بیان دقیقہ شناس سبوزدان جناب حسین میان صاحب حسن والی ریاست ننگلور

آفرین اسے طبع سائل رسا — مرحبا یہہ فکر یہہ ذہن ذکا

تو پسند اور خاطر احمد پسند — آپ نے دیوان یہہ لکھا مرحبا

لگت حضرت ہم خطائی اخی بھی ہے — شامل حال آپکے صبح و مسا

نظم بھی ہے مضامین خوب ہیں — طرز گویائی پہ ہے عالم فدا
مصرع تعریف ابروئے نبیؐ — رشک ماہ نو ہے دیوان میں لکھا
پڑھتے ہی گلہائے مضمون پر نظر — چھا گئی آنکھوں میں جنت کی فضا
تم بھی اے سیّد کہو تاریخ طبع — خوب ہی لکھا ہے دیوان نعت کا ۱۳۲۵

رنگ فقرو فنا محو تسلیم و رضا کان فضائل جناب مستطاب حضرت شاہ عرف سید نذر الله شاہ صاحب لحت اورنگ آبادی

کلام حضرت سائل ہوا وہ طبع از دوزون — کہ جس کی ایک شد سے سخن سنجوں میں نہی شہرت
ندا ہاتف سے آئی سال اس دیوان امجد کا — گل گلزار نعت سید ابرار۔ ہی نزہت

ایضاً

حضرت سائل نے لکھا ان دنوں — نعت شاہ کوثر و تسنیم خوب
مصرعہ برجستہ راحت نے کہا — نعت پاک احمد بے میم خوب

شمع بزم وفا رونق انجمن عطا جناب سید غلام علی صاحب منگلوری تخلص بہ ساتلمیذ حضرت فدا

چو سائل نعت احمد کرد تصنیف — پسند حق پسند شاہ اکوان
رسا بہر سن طبعش نوشتم — چہ خوش دیوان وصف کعبۂ جان

عالم جلیل فقیہ بے عدیل جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب خلیل لدھیانوی

سائل مدح گو بر ستہ طبع — چون دُر آبدار مدحت سفت
ہاتف غیب بہر سال خلیل — حق پسند است نعت نامی گفت

مداح سید البشر وجاہت قبول بارگاہ یزدانی عالی جناب معلی القاب حضرت حسان الہند

نواب محمود حضرت حاجی محمد رضو الخلیل الصاحب بہادر رئیس اعظم مراد آباد

بفضل خدائے امان و امانی
نئی اور سننے مین آئی کہانی

کہ عبد اللطیف ثناخوان طرفہ
ثنائے محمد مین کی گلفشانی

بفیض ثنائے رسول مکرم
سخن مین رکہتی ہے یہہ کتاب اپنا ثانی

دل خلق مین جان بنکر رہیگی
یہہ عشق حبیب خدا کی نشانی

سن طبع ہجری کی کہا بنکر عنوان
یہہ لکہہ دو کہ ہے خلد گوہر فشان

نتائج طبع خجستہ خصال سخن شناس بے مثال جناب محمد مہدی صاحب کمال خلف الصدق حضرت جلال لکہنوی

مجموعہ کیسا مرتب یون نعت کا ہوا تھا
اشعار ایسے جیسے کہ گوہر مدح عیسی

تاریخ طبع کا تو لکہہ دو کمال مصرع
کیا جہمگتا ہے دیوان نعت شریف کا ہی

جلوہ ہائے شباب سخنوری فروغ شاعری شفیق با سعید حضرت حافظ علی صاحب رشید

ہے وہ دیوان جناب سائل کا
جس سے عالم مین ہے سرور پدید

دم تاریخ طبع دل نے کہا
خوب ہے خوب مدح پاک رشید

رموز شاعری کے ماہر مساوی الباطن و الظاہر جناب محمد یعقوب صاحب عیاں

زہے طبیعت سائل کہ گوہر دیوان
نمود سفتہ باین سلک رحمت احمد

بہ بحر فکر سخنش چو غوطہ زد صادر
ز ثنائے شفیع امم بدست آمد

نتائج باصفا مداح رسول خدا جناب شیخ عبد القادر صاحب وفا ساکن بمبئی

لکہا دیوان یہہ سائل نے عجیب اور غریب
یا الٰہی ہو یہہ منظور نبی کے در پا